

## 22174- نماز میں دونوں آنکھیں بند کرنے کا حکم

سوال

نماز میں دونوں آنکھیں بند کرنے کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

اہل علم مقفلہ طور پر نماز میں بلا ضرورت آنکھیں بند کرنے کو مکروہ کہتے ہیں، چنانچہ الروض کے مؤلف نے صراحت کے ساتھ یہ لکھا ہے کہ یہ یہودیوں کا عمل ہے، دیکھیں: (الروض المرجع 1/95)

اسی طرح "منار اسلبیل" اور "الكافی" کے مؤلف نے مزید یہ بھی لکھا ہے کہ اس سے زندگانی کا خدشہ ہے، دیکھیں: (منار اسلبیل 1/66، الكافی 1/285)

جبکہ الاقاعع اور المغنى کے مؤلف نے اسے مکروہ کہا ہے لیکن اگر ضرورت ہو تو جائز ہے جیسے کہ نمازی کو خدشہ ہو کہ آنکھیں کھلی رکھنے سے شرعی مخالفت لازم آئے گی، مثال کے طور پر: اپنی لونڈی یا بیوی یا بھنی عورت بربہنہ حالت میں نظر آئے، دیکھیں: (الإقاعع 1/127، المغنى 2/30)

اسی طرح تختہ الملوك کے مؤلف نے بھی اس کے مکروہ ہونے کی صراحت کی ہے لیکن انہوں نے کسی قسم کی ضرورت ہونے یا نہ ہونے کا ذکر نہیں کیا، دیکھیں: (تختہ الملوك 1/84) اور کاسانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: "یہ مکروہ ہے؛ کیونکہ یہ سنت سے متصادم ہے؛ کیونکہ نماز کی حالت میں سجدے کی جگہ پر دیکھنا شرعی عمل ہے، نیز یہ بھی کہ ہر عضو کا عبادت میں حصہ ہے چنانچہ اسی طرح آنکھوں کا بھی عبادت میں حصہ ہے" "ختم شد" (بدائع الصنائع 1/503)

مرافق افلاح کے مؤلف نے نماز کے دوران آنکھیں بند کرنے کو مکروہ کہا ہے تاہم کہیں مصلحت کا تقاضا ہو تو جائز ہے، بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ: بسا اوقات آنکھیں بند کرنا آنکھیں کھلی رکھنے سے ہتر ہو گا۔  
(مرافق افلاح 1/343)

امام عز بن عبد السلام رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں ضرورت کے وقت آنکھیں بند کرنے کی اجازت دی ہے کہ اگر اس سے نماز میں خشوع زیادہ پیدا ہونے کا امکان ہو تو۔

جبکہ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاویہ میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ اگر آنکھیں کھول کر رکھنے سے نماز میں خشوع زیادہ پیدا ہو گا تو آنکھیں کھول کر رکھنا ضروری ہے، اور اگر آنکھیں بند کر کر رکھنے سے زیادہ خشوع پیدا ہو گا کہ مثلاً کوئی ایسے نقش و نگار یا کوئی اور چیز موجود ہے جس سے خشوع میں خلل پیدا ہوتا ہے تو پھر قطعی طور پر مکروہ نہیں ہے، بلکہ ایسی صورت میں آنکھیں بند کرنے کو محجب کرنا مقاصد شریعت سے مکروہ کرنے کی نسبت قریب تر ہے۔ (زاد المعاویہ 1/283)

واللہ اعلم.